تذکرۃ الاولیاء

مُرتبہ

مولانا ابوالفضل عثمانی

فرید مُبین پبلشرز ناظم آباد کراچی ۱۸

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (قرآن)

تذکرۃ الاولیاء

(اردو)

مُصنّفہ

حضرت شیخ فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وترتیب

مولانا زبیر افضل عثمانی | محمد عبدالعلیم مظفر

ناشر

قیمت: ۲۴/ روپے

فرید مُبین پبلشرز ناظم آباد کراچی

Marfat.com

تذکرۃ الاولیاء

مترجم ———— مولانا زبیر افضل عثمانی

بار اول ———— جنوری ۱۹۷۳ء

تعداد اشاعت ———— ۲۰۰۰ (دو ہزار)

قیمت فی جلد ———— [redacted]

مطبع ———— مشہور آفسٹ پریس کراچی

سول ایجنٹ

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

Marfat.com

کھجور کی فصل نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا یہ لے اور ایک تازہ کھجور سے بھری ہوئی تھیلی اس کو دے دی۔

سفر آخرت ایک دن حضرت سماک اور حضرت ذوالنورین حضرت رابعہ بصری کے یہاں تشریف فرما تھے کہ حضرت عتبہ نیا لباس زیب تن کئے اکڑتے ہوئے پہنچے تو حضرت سماک نے پوچھا کہ یہ آج کیسی چال چل رہے ہو، فرمایا کہ میرا نام غلام جبار ہے اسی لئے اکڑ کر چل رہا ہوں اور یہ کہتے ہی غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور جب لوگوں نے پاس جاکر دیکھا تو آپ مردہ تھے۔ اس کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ نصف چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے اور آپ سے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ایک مرتبہ دور طالب علمی میں بڑے داڑھی مونچھوں والے ایک خوبصورت لڑکے کو غور سے دیکھا تھا چنانچہ جب مرنے کے بعد مجھے جنت کی جانب لے جایا جارہا تھا تو جہنم پر سے گذرتے ہوئے ایک سانپ نے میرے رخسار پر کاٹتے ہوئے کہا کہ بس ایک نظر دیکھنے کی یہ سزا ہے۔ اور اگر کبھی تو اس لڑکے کو زیادہ توجہ سے دیکھتا تو میں بھی تجھے بہت زیادہ اذیت پہنچاتا۔

باب ۹

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے حالات و مناقب

تعارف آپ پردہ نشینوں کی مخدومہ، خاصان خداوندی، سوختہ عشق، قرب الٰہی کی شیفتہ اور پاکیزگی میں مریم ثانی تھیں۔ اگر معترض یہ کہے کہ مردوں کے تذکرے میں عورت کا ذکر کیوں کیا گیا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا ہے " اللہ تعالےٰ صورت کے بجائے قلب کو دیکھتا ہے " اسی لئے روز محشر تمام محاسبہ صورت کے بجائے نیت پر ہوگا۔ لہٰذا جو عورت ریاضت و عبادت میں مردوں کے مماثل ہو اس کو بھی مردوں ہی کی صف میں شمار کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ جب یوم حساب میں مردوں کو پکارا جائے گا تو سب سے قبل حضرت مریم آگے بڑھیں گی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر رابعہ بصری حضرت حسن بصری کی مجالس میں شرکت نہ کرتیں تو شاید آپ کے تذکرے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن اس کتاب میں جن بزرگوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں وہ بطور توحید کے بیان کئے گئے ہیں جس میں من و تو کا کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اور بوعلی فارمدی کے اس قول کے مطابق مرد و زن میں فرق کرنا بے سود ہے کہ نبوت عین عزت و رفعت ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ اسی طرح ولایت کے مراتب بھی ہیں جن میں مرد و زن کا امتیاز نہیں ہوتا اور چونکہ رابعہ بصری باعتبار ریاضت و معرفت ممتاز زمانہ تھیں اس لئے تمام اہل اللہ کی نظر میں معتبر اور ذی عزت

Marfat.com

تو آپ کو اختیار ہے یہ سن کر آپ حجرے سے باہر نکل آئیں اور ذکر و شغل میں مشغول ہو گئیں۔

آپ شب و روز میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اور گاہے گاہے حضرت حسن بصری کے وعظ میں بھی شریک ہوتیں ایک روایت یہ ہے کہ ابتداء میں آپ گاتی بجاتی تھیں۔ بعد میں تائب ہو کر جنگل میں گوشہ نشین ہو گئیں۔ پھر جس وقت سفر حج پر روانہ ہوئیں تو آپ کا ذاتی گدھا بہت نحیف تھا اور جب آپ سامان لاد کر روانہ ہو چکیں تو وہ راستہ ہی میں مر گیا یہ دیکھ کر اہل قافلہ نے عرض کیا کہ آپ کا سامان ہم لوگ اٹھا لیں گے لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے بھروسے پر سفر نہیں کیا ہے یہ سن کر اہل قافلہ آپ کو تنہا وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے اس وقت آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ ایک نادار و عاجز کے ساتھ کیا یہی سلوک کیا جاتا ہے کہ پہلے تو اپنے گھر کی جانب مدعو کیا پھر راستے میں میرے گدھے کو مار ڈالا اور مجھ کو جنگل میں تنہا چھوڑ دیا گیا۔ ابھی آپ کا شکوہ ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ گدھے میں جان آگئی اور آپ اس پر سامان لاد کر عازم مکہ ہو گئیں۔

ایک راوی کا بیان ہے کہ عرصہ دراز کے بعد میں نے اس گدھے کو مکہ معظمہ کے بازار میں فروخت ہوتے بچشم خود دیکھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی برکت دعا سے اس کی عمر طویل ہوئی۔ جب آپ مکہ معظمہ پہنچیں تو کچھ ایام بیاباں میں مقیم رہ کر خدا سے التجا کی کہ میں اس لئے دل گرفتہ ہوئی کہ میری تخلیق تو خاک سے ہوئی ہے اور کعبہ پتھر سے تعمیر کیا گیا لہٰذا میں تجھ سے بلا واسطہ ملاقات کی متمنی ہوں۔ چنانچہ بلا واسطہ اللہ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اے رابعہ کیا نظام عالم درہم برہم کر کے تمام اہل عالم کا خون اپنی گردن پر لینا چاہتی ہے اور کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب موسیٰ نے دیدار کی خواہش کی اور ہم نے اپنی تجلیات میں سے ایک چھوٹی سی تجلی کوہ طور پر ڈالی تو وہ پاش پاش ہو گیا۔ اس کے بعد جب آپ دوبارہ حج کو گئیں تو دیکھا کہ خانہ کعبہ خود آپ کے استقبال کے لئے چلا آرہا ہے اور آپ نے فرمایا کہ مجھے مکان کی حاجت نہیں بلکہ مکین کی ضرورت ہے کیونکہ مجھے حسن کعبہ سے زیادہ جمال خداوندی کے دیدار کی تمنا ہے۔

حضرت ابراہیم ادھم جب سفر حج پر روانہ ہوئے تو ہر گام پر دو رکعت نماز ادا کرتے ہوئے چلے اور مکمل چودہ سال میں مکہ معظمہ پہنچے اور دوران سفر یہ بھی کہتے جاتے کہ دوسرے لوگ تو قدموں سے چل کر پہنچتے ہیں لیکن میں سر اور آنکھوں کے بل پہنچوں گا اور جب مکہ میں داخل ہوئے تو وہاں سے خانہ کعبہ غائب تھا۔ چنانچہ آپ اس تصور سے آبدیدہ ہو گئے کہ شاید میری بصارت زائل ہو چکی ہے لیکن غیب سے ندا آئی کہ بصارت زائل نہیں ہوئی ہے بلکہ کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کے لئے گیا ہوا ہے۔ یہ سن کر آپ کو احساس ندامت ہوا اور گریہ کناں ہو کر عرض کیا کہ یا اللہ وہ کون ہستی ہے۔ ندا آئی کہ وہ بہت ہی عظیم المرتبت ہستی ہے۔ چنانچہ آپ کی نظر اٹھی تو دیکھا کہ سامنے سے حضرت رابعہ بصری لاٹھی کے سہارے چلی آرہی ہیں اور کعبہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔ اور آپ نے رابعہ بصری سے سوال کیا کہ تم نے نظام عالم کو کیوں درہم برہم کر رکھا ہے؟ جواب ملا کہ میں نے تو نہیں البتہ تم نے ایک ہنگامہ کھڑا کر رکھا ہے جو چودہ برس میں کعبہ تک پہنچے ہو۔ حضرت ابراہیم ادھم نے کہا کہ میں ہر گام پر دو رکعت نفل پڑھتا ہوا آیا ہوں جس کی وجہ سے اتنی تاخیر سے پہنچا۔ رابعہ نے فرمایا کہ تم نے تو نماز پڑھ پڑھ کر فاصلہ طے کیا ہے اور عجز و انکسار کے ساتھ یہاں تک پہنچی ہوں۔ پھر ادائیگی حج کے بعد اللہ تعالیٰ سے رو کر عرض کیا، تو نے حج پر بھی اجر کا وعدہ فرمایا ہے اور مصیبت پر صبر کرنے پر بھی، لہٰذا اگر تو میرا حج قبول نہیں فرماتا تو پھر مصیبت پر صبر کرنے

Marfat.com

کا ہی اجر عطا کر دے۔ کیونکہ حج کی عدم قبولیت سے بڑھ کر اور کونسی مصیبت ہو سکتی ہے وہاں سے بصرہ واپس ہو کر عبادت میں مشغول ہو گئیں اور جب دوسرے سال حج کا زمانہ آیا تو فرمایا کہ گذشتہ سال تو کعبہ نے میرا استقبال کیا تھا اور اس سال میں اس کا استقبال کروں گی۔ چنانچہ شیخ فارمدی کے قول کے مطابق ایام حج کے موقع پر آپ نے جنگل میں جا کر کروٹ کے بل لڑھکنا شروع کر دیا اور مکمل سات سال کے عرصہ میں عرفات پہنچیں اور وہاں یہ غیبی آواز سن کر کہ اس طلب میں کیا رکھا ہے اگر تو چاہے تو ہم اپنی تجلی سے بھی نواز سکتے ہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ مجھ میں اتنی قوت و سکت کہاں البتہ رتبہ فقر کی متمنی ہوں۔ ارشاد ہوا کہ فقر ہمارے قہر کے مترادف ہے جس کو ہم نے صرف ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے جو ہماری بارگاہ سے اس طرح منسلک ہو جاتے ہیں کہ سر مو فرق باقی نہیں رہتا۔ پھر ہم انہیں لذت وصال سے محروم کر کے آتش فراق میں جھونک دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان پر کسی قسم کا حزن و ملال نہیں ہوتا بلکہ حصول قرب کے لئے از سر نو سرگرم عمل ہو جاتے ہیں مگر تو ابھی دنیا کے ستر پردوں میں ہے اور جب تک ان پردوں سے باہر آ کر ہماری راہ میں گامزن نہ ہو گی اس وقت تک تجھے فقر کا نام بھی نہ لینا چاہئے پھر ارشاد ہوا کہ ادھر دیکھ! اور جب رابعہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو لہو کا ایک بحر بیکراں ہوا میں معلق نظر آیا۔ اور ندا آئی کہ ہمارے ان عشاق کی چشم خونچکاں کا دریا ہے جو ہماری طلب میں چلے اور پہلی ہی منزل میں اس طرح پا شکستہ ہو کر رہ گئے کہ ان کا کہیں سراغ نہیں ملتا۔ رابعہ بصری نے عرض کیا کہ ان عشاق کی ایک صفت کا مجھے بھی مظاہرہ کروا دے۔ مگر یہ کہتے ہی انہیں نسوانی معذوری ہو گئی اور یہ ندا آئی کہ ان کا مقام یہی ہے جو سات برس تک پہلو کے بل لڑھکتے ہیں تاکہ خلا تک رسائی میں ایک حقیر سی شے کا مشاہدہ کر سکیں۔ اور جب وہ قرب منزل تک رسائی حاصل کر لیں تو ایک حقیر سی علت ان کی راہوں کو مسدود کر کے رکھ دے۔ پھر رابعہ نے عرض کیا کہ اگر تیری مرضی مجھے اپنے گھر میں رکھنے کی نہیں ہے تو پھر مجھے بصرہ میں ہی سکونت کی اجازت عطا کر دے۔ کیونکہ میں تیرے گھر میں رہنے کی اہل نہیں ہوں اور یہاں آمد سے قبل صرف تمنائے دیدار میں زندگی بسر کرتی رہی جس کی مجھے اتنی بڑی سزا دی گئی ہے۔ یہ عرض کر کے بصرہ واپس پہنچ گئیں اور تا حیات گوشہ نشین ہو کر مصروف عبادت رہیں۔

یقین کی دولت

دو بھوکے افراد رابعہ بصری کے یہاں بغرض ملاقات حاضر ہوئے اور باہمی گفتگو کرنے لگے کہ اگر رابعہ اس وقت کھانا پیش کر دیں تو بہت اچھا ہو کیونکہ ان کے یہاں رزق حلال میسر آ جائے گا اور آپ کے یہاں اس وقت صرف دو ہی روٹیاں تھیں وہی ان کے سامنے رکھ دیں۔ دریں اثنا کسی سائل نے سوال کیا تو آپ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اس کو دے دیں۔ یہ دیکھ کر وہ حیرت زدہ سے رہ گئے، لیکن کچھ ہی دقفہ کے بعد ایک کنیز بہت سی گرم روٹیاں لئے ہوئے حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہ میری مالکہ نے بھجوائی ہیں۔ اور جب آپ نے ان روٹیوں کا شمار کیا تو وہ تعداد میں اٹھارہ تھیں یہ دیکھ کر کنیز سے فرمایا کہ شاید تجھے غلط فہمی ہو گئی ہے کہ یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے یہاں بھیجی گئی ہیں لیکن کنیز نے وثوق کے ساتھ عرض کیا کہ یہ آپ ہی کے لئے بھجوائی ہیں۔ مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اصرار کے باوجود واپس کر دیں اور جب کنیز نے اپنی مالکہ سے واقعہ بیان کیا تو اس نے حکم دیا کہ اس میں مزید دو روٹیوں کا اضافہ کر کے لے جاؤ، چنانچہ جب آپ نے بیس